

## 6356- نیک کام کرنے کے بعد دل میں خود پسندی پیدا ہونا

### سوال

بس اوقات انسان جب کوئی اچھا کام یا عبادت وغیرہ کر کے فارغ ہوتا ہے تو دل میں ریا کاری اور خود پسندی کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے تو اس سے عمل صاف ہونے کا خدشہ بھی رہتا ہے، تو اس بارے میں آپ کیا نصیحت کریں گے؟

### پسندیدہ جواب

اگر کوئی نیک کام کرنے کے بعد دل میں خود پسندی یا ریا کاری کا شاہد پیدا ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ دعا: "اللَّهُمَّ إِنِّي أَخْوَذُكَ إِنَّ أُشْرِكَكَ بِكَ وَإِنَّ أَعْلَمُ، وَإِنَّتَعْلَمُكَ لَمَّا أَعْلَمُ" [یا اللہ! میں جان بوجھ کرتی رہے ساتھ شرک کرنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور جو میری لاعلمی میں مجھ سے سرزد ہوئے، ان سے بخشش کا طلب کار ہوں] کے ذریعے اس شابے کو ختم کرے اور دل سے بکال دے۔

دل میں اس قسم کے احساس ہر انسان کے دل میں آتے ہیں، تاہم ہر انسان کو چاہیے کہ اپنے دل میں اخلاص پیدا کرے، اللہ تعالیٰ سے استغفار بھی کرتا رہے، اور یہ بات ذہن نشین کر لے کہ اللہ تعالیٰ کے سوانیکی کی طاقت دینے والا کوئی نہیں ہے، چنانچہ اگر اللہ تعالیٰ اسے یہ نیکی کرنے کی صلاحیت نہ دیتا تو یہ نیک عمل بھی بھی نہیں کر سکتا تھا، اس لیے ہر کام کی ابتداء ہو اپنا انتہا [اس میں حقیقتی] تعریف تو صرف اللہ تعالیٰ کی ہوتی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا: (معاذ! اللہ کی قسم میں تم سے محبت کرتا ہوں، معاذ! میں تمیں نصیحت کرتا ہوں کہ: ہر نماز کے بعد یہ الفاظ کنامت بھون: "اللَّهُمَّ أَعْنِي عَلَى ذَرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ" [یا اللہ! میری مدد فرماء: تیرے ذکر، شکر اور بہترین انداز میں عبادت کیلئے]) اس روایت کو احمد، ابو داود، نسائی اور دیگر نے نقل کیا ہے اور یہ حدیث صحیح ہے۔

نیز ریا کاری کے خوف سے عمل صاف سے پیچھے ہٹ جانا بھی صحیح نہیں ہے؛ کیونکہ اس طرح تو شیطان کی کامیابی ہو گی اس لیے کہ شیطان تو چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ کاموں سے لوگوں کو دور کر دیا جائے۔

البته دل میں آنے والی خوشی اخلاص اور ایمان کے منافی نہیں ہے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (فُلِّيْقْنِ اللَّهِ وَبِرْحَمَتِهِ فَبِدِلْكَ فَلَيْقِنْ خُوْبِنْخِيْرَهُ مَنَا بِلَجْنُونَ)

ترجمہ: آپ کہہ دیں: اللہ کے فضل اور رحمت کی وجہ سے خوش ہو جائیں، یہ ان کی جمع پونجی سے بہتر ہے۔ [یونس: 58] یعنی اگر [ننائج] ہدایت اور ایمان کے ساتھ عمل صاف [سامنے آئیں] سعادت اور مسرت حاصل ہو تو اسی پر اللہ تعالیٰ نے خوش ہونے کا حکم دیا ہے۔

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (جب تمہاری نیکیاں تمہاری سرست کا باعث ہوں اور تمہاری برا ایمان تمیں افسرده کر دیں تو تم مومن ہو) اسے احمد اور ابن جبان وغیرہ نے روایت کیا ہے اور یہ حدیث صحیح ہے۔

اسی طرح اگر لوگ اس کی نیکیوں پر اس کی تعریف کرنے لگیں تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فوری ملنے والی خوشخبریوں میں سے ہے؛ کیونکہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: "آپ بتلائیں کہ: اگر کسی شخص کی کارکردگی کی وجہ سے لوگ تعریف کرتے ہیں یا اس سے محبت کرتے ہیں [تو اس کا کیا حکم ہے؟] تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (یہ مومن کو جدل مل

جانے والی خوشخبری ہے) "اسے مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

لہذا یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے رضاۓ الہی کی دلیل ہے، نیز اس بات کی بھی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت فرماتا ہے چنانچہ لوگ بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔

بھم اللہ تعالیٰ سے دعا گوہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اچھی نیت اور نیک اعمال کی توفیق دے۔

واللہ اعلم۔